امام علی رضا علیہ السلام کی ایک اور زیارت

ابن قولویہؒ نے ائمہ سے روایت کی ہے کہ جب زائر امام رضا علیہ السلام کی قبر شریف کے قریب جائے تو یہ زیارت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَى الْإِمامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ وَحُجَّتِكَ عَلَى مَنْ

اے معبود علیؑ بن موسیٰؑ پر رحمت نازل کر جو صاحب رضا پسندیدہ اور امام ہیں پارسا پاکیزہ ہیں اور تیری حجت ہیں اس پر جو

فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ الصِّدِّيقِ الشَّهِيدِ صَلاةً كَثِيرَةً تامَّةً زاكِيَةً مُتَواصِلَةً مُتَواتِرَةً

زمین پر اور زیر زمین ہے وہ صاحب صدق شہید ہیں ان پر رحمت کر بہت زیادہ کامل پاکیزہ

مُتَرادِفَةً كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيائِكَ.

پے در پے لگا تار مسلسل %%تو نے بہترین رحمت کی ہو اپنے دوستوں میں سے کسی ایک پر۔

زیارتِ دیگر

یہ وہ زیارت ہے جو شیخ مفیدؒ نے !قنعہ میں نقل فرمائی اور کہا ہے کہ غسل زیارت کرنے اور پاکیزہ لباس پہننے کے بعد امام علی رضا علیہ السلام کی قبر اطہر کے نزدیک کھڑے ہو کر کہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ

آپ پر سلام ہو اے ولی خدا اور ولی خدا کے فرزند آپ پر سلام ہو اے حجت خدا اور حجت خدا کے فرزند آپ پر

يا إِمامَ الْهُدىٰ وَالْعُرْوَةَ الْوُثْقىٰ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَى مَا مَضىٰ عَلَيْهِ

سلام ہو اے ہدایت والے امام اور سلسلہ محکم خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں گواہی دیتا ہوں کہ ا!پ اسی عقیدے پر دنیا سے گئے جس پر

آباؤُكَ الطَّاهِرُونَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَمْ تُؤْثِرْ عَمىً عَلَى هُدىً وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلى باطِلٍ

ا!پکے پاک بزرگ رخصت ہوئے خدا کی رحمتیں ہوں ان پر ا!پ نے گمراہی کو نور ہدایت پر ترجیح نہ دی اور حق سے باطل کی طرف نہ پھرے بلکہ ا!پ خدا اور

وَأَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَدَّيْتَ الْأَمانَةَ فَجَزاكَ اللّٰهُ عَنِ الْإِسْلامِ وَأَهْلِهِ خَيْرَ الْجَزاءِ أَتَيْتُكَ

اسکے رسولؐ کے خیر اندیش رہے اور امانتداری کا حق ادا کیا پس خدا جزا دے ا!پ کو اسلام و اہل اسلام کیطرف سے بہترین جزا میں ا!یا ہوں قربان میرے

بِأَبِي وَأُمِّي زائِراً عارِفاً بِحَقِّكَ مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ مُعادِياً لِأَعْدائِكَ فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ

ماں باپ ا!پکی زیارت کرنے ا!پکے حق سے واقف ا!پکے دوستوں کا دوست ا!پ کے دشمنوں کا دشمن ہوں پس اپنے رب کے ہاں میری سفارش کریں۔

پھر خود کو قبر شریف سے لپٹائے، بوسہ دیکر دونوں رخسار باری باری قبر پر رکھے اور پھر سرہانے کی طرف مڑے اور کہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلایَ یَابْنَ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّکَ الْإِمامُ الْهادِی

آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اے رسولؐ خدا کے فرزند خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام رہبر

وَالْوَلِیُّ الْمُرْشِدُ أَبْرَأُ إِلَی اللهِ مِنْ أَعْدائِکَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَی اللهِ بِوِلایَتِکَ صَلَّی اللهُ عَلَیْکَ وَ

سرپرست رہنما ہیں میں خدا کے سامنے آپکے دشمنوں سے بیزاری کرتا ہوں اور آپکی ولایت سے اسکا قرب چاہتا ہوں خدا درود بھیجے آپ پر خدا کی

رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ.

رحمت ہواور اس کی برکات ہوں۔

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور اس کے علاوہ جو نمازیں چاہے وہاں ادا کرے۔ پھر حضرت کی پائنتی کی طرف آجائے اور جس قدر چاہے دعائیں مانگے۔ مؤلف کہتے ہیں: خاص ایام میں آپ کی زیارت کی بہت زیادہ فضیلت ہے خصوصاً ماہ رجب میں نیز تیسویں اور پچیسویں ذیقعد اور چھٹی رمضان کو جیسا کہ مختلف مہینوں کے اعمال میں ذکر ہو چکا ہے اس کے علاوہ وہ دن جو حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں ان میں بھی آپ کی زیارت بہت فضیلت رکھتی ہے۔ جب حضرت سے وداع کرنا چاہے تو وہ وداع پڑھے۔ جو حضرت رسول اللہؐ سے وداع کرتے وقت پڑھا جاتا ہے وہ پڑھے اور وہ یہ ہے:

لاَ جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ تَسْلِیمِی عَلَیْکَ اگر چاہے تو یہ وداع بھی پڑھے: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللهِ وَرَحْمَةُ

خدا اسے آپ پر میرا آخری سلام قرار نہ دے سلام ہو آپ پر اے ولی خدا

اللهِ وَبَرَکاتُهُ. اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیارَتِی ابْنَ نَبِیِّکَ وَحُجَّتِکَ عَلَی خَلْقِکَ وَ

رحمت خدا ہو اور اس کی برکات اے معبود اس کو میرے لیے آخری موقع قرار نہ دے جو زیارت کی میں نے تیرے نبی کے فرزند اور

اجْمَعْنِی وَإِیَّاهُ فِی جَنَّتِکَ وَاحْشُرْنِی مَعَهُ وَفِی حِزْبِهِ مَعَ الشُّهَداءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنَ أُولَئِکَ

تیری مخلوق پر تیری حجت کی مجھے اور انہیں اپنی جنت میں یکجا کردے مجھے محشور کر ان کے ساتھ ان کے گروہ میں شہیدوں اور نیکوں کے ساتھ اور

رَفِیقاً وَأَسْتَوْدِعُکَ اللهَ وَأَسْتَرْعِیکَ وَأَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلامَ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِمَا جِئْتَ

یہ کتنے اچھے ہم نشین ہیں آپ کو سپرد خدا کرتا ہوں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور آپ کو سلام پیش کرتا ہوں ہم ایمان رکھتے ہیں خدا و رسول پر اور اس پر

بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهِ فَاکْتُبْنا مَعَ الشَّاهِدِینَ. مؤلف کہتے ہیں کہ یہاں چند ایک مطالب کا بیان کر دینا بہت مناسب ہے:

جو آپ لائے اور اس کی طرف رہبری کی پس اے خدا ہمیں گواہوں میں لکھ دے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۱) معتبر سند کے ساتھ امام علی نقیؑ سے نقل ہوا ہے کہ جس شخص کو خدائے تعالٰی سے کوئی حاجت ہو تو اسے طوس میں میرے جد بزرگوا کی زیارت کرنا چاہیئے' وہ غسل کرے اور حضرت کے سرہانے کی طرف ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور اس نماز کی قنوت میں اپنی حاجت طلب کرے تو وہ لازماً پوری ہو گی سوائے اس کے کہ اس میں کسی گناہ یا قطع رحم کا دخل ہو کیونکہ امام علی رضاؑ کی قبر شریف جنت کے گھروں میں سے ایک گھر ہے پس کوئی مومن اس کی زیارت نہیں کرے گا مگر یہ کہ حق تعالٰی اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کردے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

(۲) علامہ مجلسیؒ نے شیخ Y حسین بن عبد الصمد (شیخ بہائیؒ کے والد) کا ایک مکتوب نقل کیا ہے جس میں تحریر ہے کہ شیخ ابو الطیب حسین بن احمدؒ فقیہ رازی نے فرمایا ہے کہ جو شخص امام علی رضاؑ یا ائمہ معصومینؑ میں سے کسی امام کی بھی زیارت کرے اور ان کی قبر مبارک کے نزدیک نماز جعفر طیارؓ بجالائے تو اس کے لیے ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار حج ایک ہزار عمرہ کا ثواب ہے نیز خدا کے نام پر ایک ہزار غلام آزاد کرنے اور ایک ہزار جہاد کا ثواب لکھا جاتا ہے جو اس نے کسی نبی مرسل کی معیت میں کیا ہو. مزید برآں اس کیلیۓ سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ محو کر دیے جائیں گے نماز جعفر طیارؓ کا طریقہ روز جمعہ کے اعمال میں گذر ہو چکا ہے بوقت ضرورت وہاں مراجعہ فرمائیں۔

(۳) مخول سجستانی سے روایت ہے کہ جب ماموں الرشید عباسی نے امام علی رضاؑ کو مدینہ منورہ سے خراسان بلایا تو حضرت اپنے جد بزرگوار نبی اکرمؐ سے وداع کرنے مسجد نبوی میں گئے' آپ بار بار آنحضرتؐ کی قبر مبارک سے وداع کر کے باہر آتے اور پھر پلٹ جاتے اور ہر بار آپ کے گریہ کی آواز بلند تر ہوتی جاتی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اسوقت میں حضرت کے نزدیک گیا سلام کیا آپ نے جواب سلام دیا اور میں نے انہیں اس سفر کی مبارکباد پیش کی' تب حضرت نے فرمایا کہ ابھی تم میری زیارت کرلو جب کہ میں اپنے جد بزرگوار سے بچھڑ کر دور جا رہا ہوں اور میں اسی سفر میں تنہائی کی حالت میں دنیا سے گزر جاؤں گا اور مجھ کو ہارون الرشید کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔ شیخ یوسف بن حاتم شامی نے در النظیم میں فرمایا ہے کہ امام علی رضاؑ کے چند اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ حضرت نے فرمایا: جب میں مدینہ منورہ سے روانہ ہونے لگا تو میں نے اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے انہیں حکم دیا کہ وہ مجھ پر گریہ و بکا کریں کہ اسے میں خود سنوں' میں نے بارہ ہزار دینار ان میں تقسیم کیے اور یہ بھی کہا کہ میں اس سفر سے لوٹ کر تمہارے پاس نہ آسکوں گا نیز میں نے اپنے فرزند ابو جعفر جوادؑ کا ہاتھ پکڑا انہیں اپنے جد بزرگوار کی قبر شریف پر لے گیا اور ان کا ہاتھ اس پر رکھوا کر انہیں اس سے لپٹا دیا اور آنحضرتؐ سے ان کی حفاظت کرنے کی درخواست کی اپنے تمام خدام و وکلاء کو ابو جعفر جوادؑ کی اطاعت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کا حکم دیا ان کی مخالفت سے منع کیا اور ان سب کو بتلایا کہ یہ میرے قائم مقام و جانشین ہیں۔

(۴) سید عبدالکریم بن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ جب مامون الرشید نے امام علی رضاؑ کو مدینہ سے خراسان بلایا تو آپ مدینہ سے بصرہ اور وہاں سے کوفہ ہوتے ہوئے بغداد اور وہاں سے قم پہنچے' جب آپ قم میں داخل ہوئے تو لوگ آپ کا استقبال کرنے آئے ان میں سے ہر ایک یہ اصرار کرتا تھا کہ حضرت میرے مہمان ہوں آپ نے فرمایا کہ میرا اونٹ اس پر مامور ہے اور وہ جہاں بیٹھے گا میں اسی کے ہاں مہمان ہوں گا چنانچہ وہ اونٹ ° ° ایک ایسے شخص کے گھر کے سامنے بیٹھ گیا جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ کل امام علی رضاؑ اس کے مہمان بنیں گے۔ زیادہ مدت نہ گزری کہ وہ جگہ ایک بلند مرتبہ مقام قرار پا گئی اور اب ہمارے زمانے میں اس مکان میں ایک دینی مدرسہ قائم ہے۔

(۵) شیخ صدوقؒ نے اسحاق بن راہویہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: جب امام علی رضاؑ نیشاپور پہنچے اور وہاں سے آگے روانہ ہونا چاہا تو وہاں کے علماء محدثین حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ! آپ ہمارے ہاں سے جا رہے ہیں تو کیا آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیں گے کہ جس سے ہم استفادہ کریں؟ آپ اس وقت عماری (کجاوے) میں بیٹھے تھے پس آپ نے اپنا سر مبارک عماری سے باہر نکالا اور فرمایا: میں نے اپنے والد بزرگوار امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا انہوں نے اپنے والد گرامی امام جعفر صادقؑ سے' انہوں نے اپنے والد امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار امام علی بن الحسینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی امام حسینؑ سے انہوں نے اپنے پدر گرامی امام علی بن ابی طالبؑ سے اور انہوں نے نبی کریم سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے حضرت جبرائیلؑ سے اور انہوں نے خدائے عزوجل سے سنا کہ اس نے فرمایا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصۡنِیۡ فَمَنۡ دَخَلَ حِصۡنِیۡ اَمِنَ مِنۡ عَذَابِیۡ یعنی کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میرا قلعہ ہے اور جو بھی میرے اس قلعے میں داخل ہو جائے وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ آپ نے یہ فرمایا اور روانگی کا حکم دے دیا جب آپ کا اونٹ چل پڑا تو آپ نے ہمیں پکارا اور فرمایا بِشُرُوطِهَا.... وَاَنَا مِنۡ شُرُوطِهَا یعنی یہ حکم اپنی شرط اور شروط کے ساتھ ہے اور میں بھی اس قلعہ کی ایک شرط ہوں یعنی مجھ کو امام برحق ماننا بھی اس قلعہ میں داخل ہونے کی ایک شرط ہے۔

(۶) ابوالصلت سے روایت ہے کہ اس سفر میں جب امام علی رضاؑ سرخ نامی گاؤں میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ! وقت ظہر ہو چکا ہے کیا آپ یہاں نماز ادا نہیں فرماتے؟ اس پر آپ وہیں اتر پڑے اور وضو کے لیے پانی طلب فرمایا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ پانی تو ہمارے ہاں نہیں ہے! یہ سن کر آپ نے اپنے دست مبارک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے زمین کو کھود ا پس وہاں سے اتنا پانی ابل پڑا کہ آپ نے اور آپ کے تمام ساتھیوں نے اس سے وضو کیا اور پانی کا یہ چشمہ اب بھی وہاں موجود ہے۔ پھر جب آپ سنا آباد شہر میں آئے تو آپ نے پشت مبارک سے ایک پہاڑی کے ساتھ ٹیک لگائی اور اس کے پتھر سے اب تک ہانڈیاں تراشی جاتی تھیں' آپ نے فرمایا تھا کہ خداوند! اس پہاڑی کو نفع بخش بنا دے اور ہر اس چیز میں برکت دے جو اس کے پتھر سے بنے ہوئے برتن میں رکھی جائے' راوی کا کہنا ہے کہ لوگوں نے اس پتھر سے ہنڈیاں تراش کر کے خود حضرت کی خدمت میں بھی پیش کیں اور آپ نے حکم دیا تھا کہ میرے لیے اس ہنڈیا میں کھانا پکایا جائے۔ چنانچہ اسی دن سے وہاں کے لوگوں نے اس پہاڑی کے پتھر سے برتن بنانے شروع کیے اور انہیں بابرکت پایا۔

(۷) صاحب مطلع الشمّس نے نقل کیا ہے کہ پچیس ذوالحجہ ۱۰۰۶ھ میں شاہ عباس اول مشہد آئے اور دیکھا کہ عبدالمومن خان اوزبکی نے حرم مبارک کو لوٹ لیا اور حجرہ طلا کے سوا وہاں کچھ نہیں چھوڑا شاہ عباس اٹھائیس ذوالحجہ کو ہرات گئے اور اسے فتح کر لیا وہاں کا انتظام مکمل کرنے کے بعد مشہد مقدس آ گئے اور ایک مہینہ وہیں ٹھہرے اس دوران میں صحن مبارک کی مرمت کروائی خدام حرم کو انعام و اکرام سے نوازا اور عراق چلے گئے۔ پھر ۱۰۰۸ھ کے اواخر میں شاہ عباس بار دیگر مشہد مقدس گئے اور پورا موسم سرما وہیں گزارا' اس عرصے میں آستان قدس کے خادم کی حیثیت سے بہ نفس نفیس تمام خدمات انجام دیتے رہے یہاں تک کہ شمع کی صفائی خود کرتے اور قینچی سے اسکی بتی کاٹ کر درست کرتے تھے چنانچہ شاہ کے اس عمل کو دیکھتے ہوئے شیخ بہائیؒ نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے:

پیـــــــوستـــــــ	پ ب ــــــــ روانو د مـــــــ لائک عـــــــ مـــــــ لیع روضـــــــ ن
مـــــــ قـــــــ راض بـــــــ	تـــ احتیـــــــ رســـــــ اط بزن ایـــــــ رخ شهپـــــــ ارد جب

ترجمہ: عالم بالا کے فرشتے ہمیشہ اس جنت %o روضہ کی شمع پر مثل پروانوں کے پرواز کرتے ہیں' اے اس آستان کے خدمتگار یہ قینچی ذرا ô ط سے چلاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم جبریل کا پر ہی نہ کاٹ دو۔

شاہ عباس نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ پا پیادہ مشہد مقدس جا کر امام علی رضا علیہ السلام کی زیارت کریں گے چنانچہ اپنی اس نذر کو پورا کرنے کے لیے ۱۰۰۹ھ میں پیدل یہاں آئے اور یہ سفر اٹھائیس دنوں میں طے کیا' اس موقع کی مناسبت سے صاحب تاریخ عالم آرا نے یہ اشعار کہے:

غـــــــلام شـــــــاہ مـــــــ	شـــــــ ردلن شـــــــ ہ والا گھـــــــ اہ عبـــــــ رخـــــــ اســـــــ ا
بـــــــ طـــــــ وف مـــــــ رقـــ	پیـــــــ دشـــــــ ادہ رف اہ خـــــــ ت راســـــــ لا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیـــــاده رفـــــت رنشاص فـ دت اهـ اریان پیا خ رفتا ادهت

شہ مردان علی مرتضیٰ علیہ السلام کا غلام شاہ عباس کہ جو نیک خصلت شہنشاہ ہے۔ وہ شاہ خراسان امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ پر حاضری دینے کے لیے خلوص ومحبت کے ساتھ پیدل چل کر گیا۔ شاہ عباس کے پاپیادہ جانے کی تاریخ یہ ہے کہ وہ اصفہان سے مشہد تک پیدل چلا یہ ۱۰۰۹ھ کا واقعہ ہے۔ چنانچہ ۱۰۰۹ھ میں جب شاہ عباس مشہد مقدس ؁ ئے تو انہوں نے صحن مبارک کو کشادہ کیا اور ایوان علی شیر کو درمیان میں رکھا کہ جو پہلے روضہ پاک کے ایک طرف صحن میں واقع تھا اور کچھ بھلا نہ لگتا تھا' جو ایوان اس کے سامنے تھا اسے دوسری طرف بنوایا' ایک سڑک شہر کے مغربی دروازے سے مشرقی دروازے تک بنائی جو ہر طرف سے صحن مبارک تک جاتی تھی۔ شہر مشہد کے لیے نہریں اور چشمے بنائے ایک نہر اس سڑک کے وسط سے نکالی جو صحن مبارک سے گزرتی ہوئی باہر چلی جاتی تھی' صحن کے درمیان میں ایک حوض بنوایا کہ پانی اس میں سے گزر کر مشرق میں سڑک کی طرف نکل جاتا ہے۔ پھر ہر نئی تعمیر پر کتبے لگوائے جو میرزا محمد رضائی صدر الکتاب' علی رضا عباسی اور محمد رضا امامی کے خط میں ہیں' شاہ عباس نے ہی امام علی رضا علیہ السلام کا قبہ سونے کی اینٹوں سے بنوایا اور اس کے لیے جو کتبہ لکھا گیا ہے اس کا مضمون یہ ہے۔ اس خدا کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔ خدا کی عظیم توفیقات سے ہے کہ اس نے توفیق دی کہ بادشاہ اعظم، عرب وعجم کے بادشاہوں کے ؁ قا، پاکیزہ نسبت والے، روشن علوی حسب والے حرم مطہر کے خادموں کے قدموں کی خاک، اس روضہ منورہ کے زائرین کی جوتیوں کا غبار، اپنے معصوم اجداد کے ؁ ثار کے مروج بادشاہ ابن بادشاہ ابومظفر شاہ عباس حسینی موسوی صفوی بہادر خان اپنے دار السلطنت اصفہان سے پیدل ½ کے لئے ؁ مادہ ہوئے اس کی زیارت کیلئے اور وہ اس قبہ کی زینت کی اپنے خالص مال کے ساتھ مشرف ہوا اور یہ کام ۱۰۱۰ ہجری میں شروع ہوا اور ۱۰۱۶ ہجری میں مکمل ہوا۔

(۸) شیخ طبرسی نے اعلام الوریٰ میں امام علی رضا علیہ السلام کے بہت سے معجزات تحریر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ حضرت کی شہادت سے لے کر ہمارے زمانے تک حضرت کے بہت زیادہ عجیب وغریب معجزے ظاہر ہوئے ہیں ان معجزات کو ہر مخالف وموافق نے دیکھا اور ان کی تصدیق کی ہے، چنانچہ یہ مسلم بات ہے کہ یہاں پیدائشی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا حاصل ہوئی، لوگوں کی دعائیں قبول ہوئیں، ان کی حاجات بر ؁ ئیں اور بہت سے لوگوں کی سختیاں اور مصیبتیں دور ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہت سے واقعات کو ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے جس سے یقین ہو گیا کہ یہ واقعات سچے ہیں اور ان میں شک کی گنجائش نہیں ہے شیخ حر عاملی نے اثبات الہدیٰ میں شیخ طبرسی کے اس کلام کو نقل کرنے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعد فرمایا ہے کہ ان میں سے بہت سارے معجزات کا خود میں نے بھی مشاہدہ کیا ہے جیسا کہ شیخ طبرسی نے ان کو دیکھا اور مجھے ان کے بارے میں ویسا ہی یقین ہوا ہے جیسا انہیں ہوا تھا مشہد مقدس میں میری مجاورت جو چھبیس برس پر محیط ہے اس زمانے میں میں امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک سے ظاہر ہونے والی کرامات و برکات کے بارے میں اتنے واقعات سننے میں ا ئے کہ جو حدتواتر سے بڑھے ہوئے ہیں اور مجھے کوئی ایسا موقع یاد نہیں کہ میں نے اس ا ستان پر دعا مانگی یا حاجت طلب کی ہو اور وہ پوری نہ ہوئی ہو۔ یہ مقام تفصیل کی گنجائش نہیں رکھتا لہٰذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔ !ؤلف کہتے ہیں ہر زمانے میں اس روضہ سے اس قدر معجزات ظاہر ہوئے ہیں کہ انکے ہوتے ہوئے گزشتہ معجزوں کو نقل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہم ستائیس رجب کی رات کے اعمال میں کچھ مناسب حال چیزیں نقل کرا ئے ہیں لہٰذا عدم گنجائش کے پیش نظر یہاں ہم نے مزید واقعات درج نہیں کیے چنانچہ اس فصل کو تمام کرتے ہوئے ہم امام علی رضا علیہ السلام کی مدح میں ملاں جامی کے چند اشعار نقل کرتے ہیں:

سَلامٌ عَلی آلِ طٰهٰ وَیٰسَ	سَلامٌ عَلی آلِ النَّبِیِّین

سلام ہو طٰہٰ و یاسین کی ا ال ؑ پر سلام ہو نبیوں میں سے بہترین کی ا ال ؑ پر

سَلامٌ عَلی رَوْضَةٍ حَلَّ فِیها إِمامٌ یُباهِی بِهِ الْمُلْکُ وَالدِّین

سلام ہو اس روضہ پر جس میں دفن ہے	وہ امام کہ جس پر ملک و دین کو فخر ہے
امام بحق شاہ مطلق کہ آمد	حریم درش قبلۂ گاہ سلطان
شہ کاخ عرفان گل شاخ احسان	در درج امکان مہ برج امکان
علی ابن موسیٰ الرضا کز خدایش	رضا شد لقب چون رضا بودش از جان
زفضل و شرف بینی او را جہانی	اگر نیستی کور زاولاد شیطان
پے عطر روبند ز گیسوی حوران	غبار درش را بہ جاروب مژگان
اگر خواہی آری بکف دامن او	برو دامن از ہر چہ جز اوست برچین

ترجمہ: امام علی رضا علیہ السلام جو سچے امام اور با اختیار بادشاہ ہیں ان کے حرم پاک کی چوکھٹ دنیا کے بادشاہوں کے s کی جگہ ہے۔ وہ مرکز معرفت کے فرمانروا اور نیکی کی 5 پر کھلے ہوئے پھول ہیں کائنات کی لڑی کے موتی اور ا سمان عزت کے چاند ہیں وہ علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السلام ہیں کہ ان کے خدا نے انہیں رضا کے لقب سے سرفراز کیا کہ خدا کی رضا پر راضی رہنا ان کا شیوا ہے، اگر دنیا کو دیکھنے والی تمہاری ا نکھ بے نور نہ ہو تو تم دیکھو گے کہ یہ امام فضیلت و بڑائی میں اس دنیا پر بھاری ہیں ایسا کیوں نہ ہو جنت کی حوریں اپنی سیاہ زلفوں میں، خوشبو بسانے کے لئے ان کے دروازے کی دھول اپنے سر پر ملتی ہیں، اگر تم پاک امام کا دامن پکڑنا چاہتے ہو تو جاؤ ان کے علاوہ ہر ایک سے اپنا دامن بچا کر ان کی طرف بڑھو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com